کدو شریف کے فضائل



(تصنیفِ لطیف)

حضور فیض ملت مُفسرِ اعظم پاکستان حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

مُحمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مبسملا و محمدلا و مصلیا علی سید المرسلین و علی آله و أصحابه أجمعین

امابعد! حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کا معاملہ نازک سے نازک ترین ہے چونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بشریت کے رنگ میں ہمارے ہاں کرم فرمایا اسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہماری بشریت سنوارنے کے لئے بشروں جیسی زندگی بسر فرمائی اس سے کافر و مشرک دھوکہ کھا کر اپنا بیڑا اغرق کر بیٹھے۔

دورِ حاضرہ مسلمان ہوکر یوں دھوکہ کھا کر کچھ کا کچھ کر بیٹھتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ صرف بشر نہیں وہ نبی و رسول اور سلطان الانبیاء اور حبیب کبریا بھی ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

اسی بنا پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق معمولی سی کمی کرنے پر سخت سے سخت سزا ہے۔ فقیر یہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مرغُوب (پسندیدہ) ترکاری کدو کے متعلق تفصیل عرض کرتا ہے۔ اس سے مسلمان مذہبی تعصب سے ہٹ کر سوچے کہ جس ذات کی ترکاری (کدو) کے ہمنام (ایک جیسے نام)، کسی بھی علاقہ اور کسی زمانہ کے کدو سے نفرت کا اظہار کیا جائے تو اس کی اتنی بڑی سزا ہے تو پھر اس کی ذات اور صفات کے متعلقات کی بے ادبی کی کتنی سزا ہونی چاہیے۔ اس رسالہ کا مضمون طباعت کے لئے عرصہ سے مَعْرَضِ اِلْتِوا (تاخیر) میں رہا۔ اللہ تعالیٰ حاجی محمد احمد صاحب کو خوش رکھے کہ وہ اس کی اشاعت پر کمربستہ ہوئے۔

فجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

مقدمه

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

اس رسالہ میں فقیر نے کدو شریف کے فضائل و فوائد جمع کئے۔ اس میں اہم پہلو یہ ہے کہ کدو سے نفرت کرنے والا واجب التعزیر (سزا کے قابل) ہے اس کی اہمیت پر دلائل عرض کر دیئے اور اسی پہلو کو مدِ نظر رکھ کر پیش لفظ یا مقدمہ بھی اس موضوع کو مضبوط بنانے کے لئے بڑھا دیا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے

دور میں گستاخی اور بے ادبی کو فرقے اہمیت نہیں دیتے۔ بلکہ خود گستاخوں اور بے ادبیوں کو توحید سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا جرم ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت بڑا جرم قرار دیا بلکہ ایسے لوگوں سے دور رہنے کا حکم فرمایا۔ چند مختصر دلائل ملاحظہ ہوں۔

قرآن مجید:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (پارہ۲۸، سورۃالمجادلہ، اٰیت۲۲)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ جل شانہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی کرے مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا۔ جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی عزیز سب کو گنایا یعنی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم و محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اپنا نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔

اللہ تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے کافی تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف رحمتوں کا طمع (بہت زیادہ خواہش) دلاتا ہے کہ اگر اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس ولحاظ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

- اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں ان شاءاللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت ہے کیوں کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔
- اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔
- ہمیشگی کی جنت میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔
- اللہ کے گروہ کہلاؤ گے یعنی خدا والے ہو جاؤ گے۔
- من کی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید وخیال وگمان سے کروڑوں درجے زیادہ۔
- سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔
- اللہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔

★ مسلمان کے لئے اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہو کہ اس کا رب اس سے راضی ہو۔

★ بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

کیا کہنا کہ اگر کروڑ جانیں آدمی رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار اللہ کو مفت پائے کریں۔ پھر زید و عمر سے علاقہ تعظیم یک لخت ختم کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرمارہا ہے اور اللہ کا وعدہ سچا جیسا کہ اس کے نہ ماننے والوں پر اپنے عذاب کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں۔

دیگر آیات: صرف نمونے کے طور پر چند آیات بھی ملاحظہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق کیا فرماتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بغض وعداوت رکھتے ہیں ان سے کیسا برتاؤ کیا جائے۔ وہ آیات یہ ہیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

(پارہ ۲۸، سورۃ الممتحنہ، اٰیت ۱)

ترجمہ: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔

(پارہ ۲۸، سورۃ الممتحنہ، اٰیت ۱۳)

ترجمہ: اے ایمان والو، ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ (پارہ ۲۸، سورۃ المجادلہ، اٰیت ۲۲)

ترجمہ: (اے محبوب!) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبے والے ہوں۔

اس کی مختصر تفسیر فقیر نے عرض کر دی ہے۔

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ۔ (پارہ ۳، سورۃ اٰل عمران، اٰیت ۲۸)

ترجمہ: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

نوٹ: ان آیات کی تفسیر کے لئے دفاتر چاہیے صرف ایک دو آیتیں بطور نمونہ توضیح حاضر ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ (پارہ۹، سورۃ الانفال، اٰیت۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

درس ادب: آیت ہذا میں اللہ تعالیٰ نے تمام امت کو عموماً اور بالخصوص صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب سکھایا یعنی اے مسلمانو اس درگاہ عالی کا ادب یہ ہے کہ اگر تم کو کسی وقت ہمارے محبوب پکاریں تو تم کسی حال میں بھی ہو نماز میں ہو کسی وظیفہ میں مشغول ہو یا گھر کے کسی کام میں ہو جس حال میں ہو تمام کاروبار چھوڑ کر فوراً بارگاہ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو جاؤ۔

واقعات صحابۂ کرام علیہم الرضوان:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو اس پر بہ دل و جان عمل کیا۔ چنانچہ مروی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی سے جماع کر رہے تھے کہ دروازہ پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آواز دی۔ اسی طرح بغیر انزال کئے اپنی بیوی سے علیحدہ ہو کر فوراً حاضر بارگاہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لعلنا أعجلناك

ترجمہ: شاید ہم نے تم کو جلدی میں ڈال دیا۔

عرض کیا کہ ہاں فرمایا جاؤ غسل کر لو۔[(1)] (طحاوی، باب الغسل)

فائدہ: صحابی کا ادب قابل رشک ہے تو عمل والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی وسعت بھی قابل دید ہے۔

غسیل الملائکہ کا لقب ادب کی وجہ سے: حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح ہوا۔ پہلی رات تھی بیوی کے پاس گئے۔ ابھی غسل نہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم پہنچا کہ چلو جنگ کے لئے۔ بغیر غسل کے حاضر ہو گئے پھر وہاں شہید ہو گئے۔ جب تمام

---

(1) شرح معاني الآثار, كتاب الطهارة, باب الذي يجامع ولا ينزل, 54/1, رقم الحديث 311, عالم الكتب, الطبعة الأولى, 1414ه 1994م.

جامع الأصول في أحاديث الرسول, 271/7, رقم الحديث 5305, مكتبة الحلواني, الطبعة الأولى.

متن میں موجود جملہ "جاؤ غسل کر لو"، روایت میں نہیں ملا بلکہ اس کی جگہ ایک روایت میں یہ ہے کہ "صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور انزال سے پہلے جدا ہو جائے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: پانی پانی سے ہے (یعنی غسل اسی وقت لازم ہو گا جب انزال ہو)" اور ایک روایت میں یہ ہے کہ "فرمایا: جب انزال نہ ہو تو تجھ پر غسل نہیں ہے، صرف وضو ہے"۔ یاد رہے ان روایات سے ظاہر ہونے والا حکم احناف کے نزدیک دیگر احادیث (جن میں بیان کیا گیا ہے کہ مجامعت خواہ انزال کے ساتھ ہو یا بغیر انزال کے، اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے) کی وجہ سے منسوخ ہے۔

لاشوں میں سے ان کی لاش نکالی گئی تو ان کے جسم سے پانی ٹپک رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ان کو فرشتوں نے غسل دیا ہے۔[2]
اس وقت سے ان کا لقب غسیل الملائکہ مشہور ہو گیا یعنی فرشتوں کا نہلایا ہوا۔

کعبے کا کعبہ ﷺ: حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آواز دی وہ نماز کو پورا فرما کر حاضر ہوئے۔ ارشاد فرمایا کہ حاضری میں دیر کیوں ہوئی۔ عرض کیا نماز میں تھا فرمایا کیا تم آیت نہ پڑھی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ[3] (پارہ۹، سورۃ الانفال، اٰیت۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

فوائد:

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ نمازی پر لازم ہے کہ نماز چھوڑ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلانے پر حاضر ہو جائے جو حکم فرمائیں اس کو پورا کرے اس کی پرواہ نہ کرے کہ وہ نماز میں ہے بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری میں سمجھے کہ نماز ہی میں ہے۔[4] (قسطلانی شرح بخاری کتاب التفسیر)

(۲) اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ کے کعبہ ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ کعبہ سے سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن یہاں سینہ نہیں بلکہ کعبہ سے بالکل منہ موڑنا ہے۔ اسی لئے امام اہلسنت، عظیم البرکت، پروانۂ شمع رسالت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمۃ الرحمن نے فرمایا:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو — کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

(۳) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہم کلامی گویا اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف ملا۔ کیونکہ نماز مناجات بہ خداوند کا نام ہے۔ لیکن یہاں مناجاتِ الٰہی کو ترک کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے گفتگو ہوئی تب بھی نماز میں فرق نہ آیا بلکہ اضافہ ہوا کیونکہ رکعت کے درمیان کی گھڑیوں میں نبی سے گفتگو نماز کے حکم میں ہے۔

(۴) یہ حکم نہ صرف انسانوں کے لئے ہے بلکہ جملہ خلق خدا کو یہی حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم سن کر ہر شے اپنا کام ختم کر کے آپ کے حکم کی تعمیل کرتی ہے مثلاً چاند اور سورج کو دیکھئے کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا:

ارشاد ہوا سورج لوٹا — پایا جو اشارہ چاند چرا
بادل رم جھم رم جھم برسا — جب حکم حبیب خدا پایا ﷺ

---

(2) دلائل النبوة للأصبهاني, 484/1, رقم الحديث 418, 419, دار النفائس بيروت, الطبعة الثانية. 1406ھ 1986م.
(3) سنن الترمذي, أبواب فضائل القرآن, باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب, 155/5, رقم الحديث 2875, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر, الطبعة الثانية. 1395ھ 1975م.
(4) إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري, كتاب تفسير القرآن, سورة الفاتحة, سورة الأنفال, 7/10, 233, دار الكتب العلمية بيروت لبنان

درخت: مشکوۃ شریف باب المعجزات میں ہے۔ درخت بھی آپ کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاتے تھے[5] غرضیکہ ساری خدائی آپ کے ابرو اشارہ کی مشتاق ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اور آداب سے محروم ہے۔

اس کے متعلق مزید معلومات وتفصیلات فقیر کی تصنیف "باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب" میں پڑھیئے۔

بے ادبی کی سزا: جہاں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب کا مرتبہ بلند ہے وہاں بے ادبی کی سزا بھی سخت ہے۔ صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگ قبیلہ عرنیہ کے مدینہ میں آئے وہاں کی آب وہوا ان کو ناموافق آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو صدقے کے اونٹوں میں بھیجا اور حکم دیا کہ ان کا پیشاب پئیں۔ وہ پیشاب پی کر تندرست ہو گئے اسلام سے پھر کر راعی کو قتل کیا اونٹ ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے پیچھے جماعت بھیجی وہ ان کو پکڑ لائے پھر ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ کر آنکھوں میں سلائی پھیر کر پتھریلی زمین پر ڈال دیا۔ میں نے ایک کو ان میں سے دیکھا کہ مارے پیاس کے زمین کو چاٹتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے اس پر یہ آیت اتری۔

(رواہ الترمذی)

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔[6] (پارہ٦، سورۃ المآئدہ، اٰیت٣٣)

ترجمہ: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے۔

فائدہ: اسی واقعہ سے اہلِ حق نے استدلال کیا ہے کہ مدینہ پاک کی فضا منافقین کو ناپسند ہے اس لئے کہ جن کا قصہ مذکور ہوا ہے یہ منافقین تھے۔ غور فرمایئے کہ منافقین کو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کتنی سخت سزا دی حالانکہ آپ کا لقب ہے رحمۃ للعلمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنھم اور ادب رسول اللّٰہ ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب اور تعظیم وتوقیر جتنا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نصیب ہوئی نہ پہلے کسی پیغمبر علیہ السلام کی امت کو نصیب ہوئی نہ آنے والی نسلوں میں اس طرح کوئی امید ہے۔ اس کی مثالیں فقیر کی کتاب "بدمذاہب سے نفرت" میں پڑھیئے۔

سردست صرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا ایک نمونہ عرض ہے۔

حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا عمل: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں نام کے مسلمانوں کو تہہ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے۔ ان کی قبلہ روئی وکلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ ہزار بدمذاہب کو تلوار کے گھاٹ اتارا۔ لوگ

---

(5) مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، 1648/3، رقم الحديث 5885، المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثالثة، 1985.

(6) سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه، 106/1، رقم الحديث 72، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة الثانية، 1395ھ 1975م.
مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، 103/20، رقم الحديث 12668، مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1421ھ 2001م.

بولے خدا کا شکر ہے جس نے انہیں ہلاک کیا اور ہمیں ان سے راحت دی۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! ابھی ان کے مردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہیں آئے۔ [7] (رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ گستاخان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو میں نے ختم نہیں کیا بلکہ وہ تو آنے والی نسلوں میں ہیں جن کی خبر غیب جاننے والے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے دی۔ [8] (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حدیث مرفوع میں ارشاد ہوا۔

لا يزالون يخرجون حتى يخرج آخرهم مع المسيح الدجال رواه الإمام أحمد والنسائي وابن جرير والطبراني في الكبير والحاكم عن أبي برزة الأسلمي وابن جرير عن عبد الله بن عمرو ونعيم بن حماد عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهم يرفعه عن النبى ﷺ كلما قطع قرن نشأ قرن حتى يخرج في بقيتهم الدجال [9]

ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایسے گستاخ ہر صدی میں ابھرتے رہیں گے ان کا ایک گروہ ختم ہوگا تو دوسرا گروہ پیدا ہو جائے گا یہاں تک ان کے بقایعنی ان جیسے دجال کے ساتھ خروج کریں گے۔

اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "قیامت کی نشانیاں" میں پڑھئے۔

آنکھوں کے سامنے: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جیسے فرمایا اب اسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں مثلاً ہم نے گذشتہ صدی کو دیکھا اس صدی کا ایک حصہ ہمارے سامنے ہے۔کسے معلوم نہیں کہ گذشتہ صدی میں یہ لوگ کس حال میں تھے۔کانگریسی، احراری، تبلیغی، خاکساری اور اب بھی یہ لشکر طیبہ، جماعت اسلامی، وہابی، تبلیغی و دیگر نام لے کر پھر رہے ہیں۔ان سب کے عقائد ایک ہیں۔نام بدلنے سے کام نہیں بدلتا تجربہ شرط ہے۔پھر دجال کے ساتھ دینے والے کیسے لوگ ہونگے۔اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''دجال کا براحال'' اور ''قیامت کی نشانیاں'' اور ایسے فرقوں کی گستاخیاں عیاں ہیں۔ان کی کتابیں شاہد ہیں ان کی بڑی چھوٹی گستاخیوں کو سامنے رکھ کر پھر کد و شریف کا حکم پڑھئے پھر علمائے اسلام کے فتاویٰ پڑھئے کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی

---

(7) مصنف عبد الرزاق, كتاب اللقطة, باب ما جاء في الحرورية, 150/10, رقم الحديث 18655, المكتب الإسلامي بيروت, الطبعة الثانية . 1403.

(8) المعجم الأوسط للطبراني, باب الميم, من اسمه محمد, 339/7, رقم الحديث 7666, دار الحرمين القاهرة.

(9) مسند أحمد, مسند البصريين, حديث أبي برزة الأسلمي, 43/33, رقم الحديث 19808, مؤسسة الرسالة, الطبعة الأولى . 1421 ه 2001 م.

سنن النسائي, كتاب تحريم الدم, من شهر سيفه ثم وضعه في الناس, 119/7, رقم الحديث 4103, مكتب المطبوعات الإسلامية حلب, الطبعة الثانية . 1986/1406.

المعجم الكبير للطبراني المجلدان الثالث عشر والرابع عشر, 618/13, رقم الحديث 14540, تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي.

المستدرك على الصحيحين, كتاب قتال أهل البغي وهو آخر الجهاد, 160/2, رقم الحديث 2647, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى . 1990/1411.

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسندیدہ شے کی بے ادبی اگر کفر ہے تو امام الانبیاء اکمل الصلوٰۃ واجمل التحیۃ کی شانِ اقدس میں بے ادبی اور گستاخی بدرجہ اولیٰ کفر ہوگا۔

چنانچہ شفاء شریف میں ہے: أجمع المسلمون أن شاتمه ﷺ كافر ومن شك في عذابه وكفره كفر (10)

ترجمہ: تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے عذاب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

نوٹ: اس قسم کے سخت فتاویٰ، فقہ شریف کے باب التعزیرات میں مطالعہ کریں۔

میں نے ایک محبوب بندۂ خدا دیکھا: دورِ حاضرہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غیرت وحمیت اسلامی سے سرشار انسان کا ملنا بہت مشکل ہے۔ فقیر نے اپنی زندگی میں ایک محبوب بندۂ خدا دیکھا وہ ہے مولانا سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حَمِیَّت مذہبی (دین کی عزت) اور صَلابَت دینی (دین کی مضبوطی) میں آپ کی شخصیت ضرب المثل کی حیثیت رکھتی تھی۔ دین کے معاملہ میں شمشیر برہنہ تھے۔ اس معاملہ میں کبھی کسی کا لحاظ ان کو گوارا نہ تھا۔ فیصل آباد کی ایک شخصیت راجہ نادر خاں تھی جو بزعم خویش ایک بڑا سیاسی آدمی، رئیس علاقہ اور کسی کو شمار میں نہ لانے والا تھا۔ چونکہ عوام الناس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عزت وتوقیر دل وجان سے کرتے تھے (اور اب بھی کرتے ہیں) اس لئے وہ ایک الیکشن کے سلسلہ میں آپ کی امداد حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے اور ساتھ ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ وہ علاقہ میں شیعوں کا صدر رہے۔ اس پر شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنا مبارک ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا آپ سے ہاتھ ملا کر میں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ یہ واقعہ بھری محفل میں ہوا اور وہ شخص اس کو اپنی توہین خیال کرکے غصہ کی حالت میں واپس خائِب وخاسر (ناامید) چلا گیا اور ہمیشہ آپ کی مخالفت کرتا رہا مگر آپ نے اسکی پرواہ نہ کی۔ عقیدۂ حقہ اہل سنت کی تبلیغ عام، محافل میلاد کا انعقاد، گیارہویں شریف اور دیگر ایصال ثواب کی مجالس کے قیام اور عقائد باطلہ کے موثر رد کی وجہ سے غیر مقلد، دیوبندی، شیعہ، کانگریسی، احراری، خاکساری بلکہ مرزائیوں نے بھی آپ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرر کھا تھا۔ عوام آپ کے مُدَلَّل (دلیل سے ثابت) اور مُؤَثِّر (اثر کرنے والی) مواعظِ حَسَنَہ (اچھی باتوں) میں جوق در جوق شرکت کرتے۔ آپ کے جمعہ کے حاضرین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا۔ ایک مرتبہ جمعہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ کی طرف سے چوکیدار مقرر ہیں اور چوکیداری کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ فلاں دین کا چور ہے اس سے بچو۔ ۵۳۔۱۹۵۲ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی اور تین بڑے مطالبات پیش کئے گئے۔

(۱) مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

(۲) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

(۳) ظفر اللہ مرزائی کو وزارت سے ہٹایا جائے۔

---

(10) الشفا بتعريف حقوق المصطفى ,2/216 , دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع , 1409ھ 1988م.

تو مرزائیوں کے علاوہ دیگر فرقے اہل حدیث، دیوبندی، شیعہ، مودودی سب اہل سنت کے ساتھ متحد ہوگئے۔ قوم کے جذبات میں طوفان برپا ہوگیا مگر حضرت شیخ الحدیث اور دیگر چند علماء اہل سنت نے اِشتراکِ عمل (عملی شرکت) نہ کیا حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا موقف یہ تھا کہ جہاں تک مطالبات کا تعلق ہے ہم ان کی پوری حمایت کرتے ہیں مگر جب تک یہ لوگ اپنے اپنے غلط عقیدے سے تائِب (توبہ کرنے والے) نہیں ہوتے ان سے ہمارا اشتراکِ عمل نہیں ہو سکتا۔ ہم گرفتاریاں دینگے مگر اپنے پلیٹ فارم سے۔ ناموسِ رسالت کی خاطر ہمارا خون کا آخری قطرہ تک بہانا ہمارے لئے باعث فخر ومباہات ہے مگر اہانت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کرنے والوں سے اشتراکِ عمل کسی طرح بھی پسند نہیں چنانچہ آپ اس صحیح فیصلہ پر آخر دم تک ڈٹے رہے اور جامعہ رضویہ کے پلیٹ فارم سے گرفتاریاں دیں۔ کاش دیگر علماء اہل سنت بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی طرح غیروں سے اپنے پلیٹ فارم کو پاک رکھتے تو تحریک اس طرح ناکام نہ ہوتی۔ آپ نے اس نازک مرحلہ پر بھی مصلحت بینی سے کام نہ لیا اور اپنے مسلک سے سَرِ مو انحراف (بال کی نوک کے برابر بھی مخالفت) نہ کیا۔ بالآخر تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ حق پر تھے اور حق ان کے ساتھ تھا۔ یہ صرف نمونہ ہے تفصیل دیکھئے ان کی ''سوانح عمری محدث اعظم پاکستان'' میں۔

کدو کی لغوی تحقیق: کدو کو عربی میں **یقطین** اور انگریزی میں Pumpkin Cucurbita کہا جاتا ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کا ایک عظیم خاندان علمِ نباتات میں Cucurbitaceae کے نام سے مشہور ہے۔ جن میں خربوزہ، اندرائن، کھیرا، ککڑی، کدو، پیٹھا، حلوہ کدو، توری، اندرائن پھل، ارنڈ خربوزہ زیادہ مشہور ہیں۔ کدو کی متعدد اقسام ہیں جن میں گول کدو، لمبا کدو یا گھئیا، حلوہ کدو، سرخ کدو، پیلا یا سفید کدو بلکہ کڑوا کدو ان میں سے کڑوے کو Gouro اور دوسرے پکانے والی اقسام کو عام طور پر Pumpkin کہتے ہیں۔ عام کھانے والے کدو کو Cucur Alba کہتے ہیں لیکن مذکارنی اسے Lagenaria Vulgaris کہنا پسند کرتا ہے۔ جبکہ اس کو کرنل چوپڑا کسی مسہل کی قسم قرار دیتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں عام گھریلو کدو کو Cucurbita Pepo کا نام دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں **یقطین** کے نام سے پکارا گیا ہے۔ عام عرب اسے ''**دباء**'' یا ''**قرع**'' کہتے ہیں۔ سرولیم لین نے کدو کے نام پر تفصیلی بحث کی ہے اور وہ ابن الحجر کی تائید کے ساتھ دباء کو لغوی لحاظ سے غلط قرار دیتے ہیں اور اس کا صحیح نام ''**یقطین**'' قرار دیتے ہیں۔ احادیث میں کدو کو ''**قرع**'' کے نام سے بیان کیا گیا بلکہ دو ایک روایت ایسی بھی ہیں جن میں اسے ''**دباء**'' کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا نام غلط نہیں ہو سکتا اور احادیث کو لغوی طور پر غلط قرار دینے کی جرأت آج تک کسی زبان دان کو میسر نہیں ہوئی۔ اس لئے امکان یہ ہے کہ **یقطین**، **دباء** اور **قرع** اگرچہ تینوں کدو کے نام ہیں لیکن وہ نباتاتی ناموں کی طرح اس کی مختلف شکلوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ مثلاً بڑا گول کدو اگر **یقطین** سمجھا جائے تو لمبا **دباء** ہو سکتا ہے۔ (11)

تعارف کدو: ڈاکٹر خالد نے طبِ نبوی میں لکھا کدو ایک عام سبزی ہے جو دنیا بھر میں کاشت (کھیتی) کی جاتی ہے۔ چونکہ اس کے پھل کا وزن زیادہ ہوتا ہے اس لئے یہ ایک بیل کے ساتھ لگتی ہے جو زمین پر رینگتی ہے۔ زرعی قسم کے علاوہ جنگلوں میں اس کی ایک خودرو قسم بھی ملتی ہے جسے جنگلی کدو کہتے ہیں۔ یہ ذائقہ میں کڑوا اور حجم میں مزروعہ اقسام سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اگر مزروعہ اقسام میں بھی کڑوے کدو ملتے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں

---

(11) طب نبوی اور جدید سائنس، ص 272، 273، ناشر: خورشید بک ڈپو لکھنؤ، 2000ء۔

کے عام کدو آدھ پاؤ سے ایک کلو گرام وزن تک ہوتے ہیں لیکن عمدہ سبزیاں کاشت کرنے کا شوق رکھنے والوں کے یہاں بڑے کدو بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ضلع ہزارہ کے مرحوم مہدی زمان خان نے دس کلو کا کدو اکثر کاشت کیا۔ امریکہ میں ۴۔۶ کلو وزن کے کدو اکثر دیکھنے میں آتے ہیں بلکہ کسانوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے یہاں ۳۰ کلو وزن کدو بھی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں کدو بڑے شوق سے کھایا جاتا رہا ہے۔ اس کو سبزی، ارائیتہ، کھیر، مربہ اور حلوہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی نے لکھنؤ کے باورچیوں کے کمالات کے سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بڑے بڑے کدو لے کر ان کو اس کمال سے پکاتے تھے کہ باہر کا چھلکا کچے کدو کی طرح سبز اور چمکدار رہتا تھا اور کھولئے تو اندر سے پوری طرح پکا ہوا اور نہایت لذیذ۔

لاہور کے ایک مشہور ہوٹل کی "کھیر خاص" مشہور ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ کھیر چاول کے بجائے کدو سے بنائی جاتی ہے۔ یورپ میں اس کا شوربہ اور پڈنگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ کینیڈا اور امریکہ میں کرسمس کے موقع پر کدو کا حلوہ شوق سے لازماً پکایا جاتا ہے جس طرح ہمارے یہاں عید پر سویاں بنتی ہیں۔

موسیقی کی دنیا میں کدو کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہے۔ بڑے کدو یا جنگلی کدو جب شاخ کے ساتھ لگا لگا سوکھ جائے تو اسکی بیرونی جلد سخت ہو جاتی ہے اسے اندر سے صاف کر کے سادھو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ کمنڈل نما یہ برتن ان کا گریڈ مارک سا بن کر رہ گیا ہے۔ خشک کدو سے تار والے تمام سازوں کا پیندا بنتا ہے جیسے ستار، وچتر بین، تان پورا، بین، اک تارا، کنگ، سارنگی، سرود وغیرہ اگرچہ ان کا ڈھول لکڑی سے بھی بن سکتا ہے لیکن آواز میں جو گونج اور سروں کا اظہار کدو کے پیندے سے ہوتا ہے وہ کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ سپیروں کی بین میں کدو اس کے درمیان میں لگا ہوتا ہے بلکہ بین کی بعض شکلوں میں اس کا نچلا حصہ بھی کدو ہی سے مخلوق ہوتا ہے۔ (12)

قرآن مجید میں یونس علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا چنانچہ: **وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ**۔ (پارہ۲۳، سورۃ الصافات، آیت۱۴۶)

ترجمہ: اور ہم نے اس پر کدّو کا پیڑ اگایا۔

یقطین بروزن یفعیل۔ قطن بالمکان سے مشتق (اخز کیا ہوا) ہے۔ یہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی اسی مکان میں مقیم ہو جائے۔ اس کا اِشْتِقاق (وضع اور بناوٹ) یَنبُوع (پانی کے چشمے) کی طرح ہے ایسے ہی یہ قُطن (روئی، کپاس) سے مشتق ہے یہ مفہوم کلی کے لئے وضع کیا گیا ہے جو کدو، بطیخ، قثا وغیرہ ان تمام چیزوں کو شامل ہے جن کے پتے زمین پر پھیلے ہوں اور اس کی پنڈلی نہ ہو اس کا واحد یقطینہ ہے۔ الیقطین وہ انگوری وغیرہ کہ پنڈلی نہ ہوا گرہاء کے ساتھ ہو تو تر کدو کو کہا جاتا ہے تر کدو مراد ہے۔ اہل عرب کے نزدیک عام لفظ سے اس کے بعض جزئیات مراد لینا ہے۔

علماء نے فرمایا کہ غالباً یقطین سے صرف کدو مراد لیا گیا حالانکہ شجر کا لفظ ہر اس درخت وغیرہ پر بولا جاتا ہے جس کی پنڈلی ہو اور وہ زمین پر نہ پھیلے اس کی وجہ یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کے لئے ایسا درخت اگایا جو ان کی چھت کا کام دے سکے لیکن اس کے نیچے کدو بھی پیدا فرمایا جس سے ان پر غلبہ پایا

(12) طب نبوی اور جدید سائنس، ص 273، 274، ناشر: خورشید بک ڈپو لکھنؤ، 2000ء۔

گیا کہ اس کی جملہ ٹہنیوں پر پھیل گیا پھر وہ درخت ایسے محسوس ہوتا کہ گویا کدو کا درخت ہے۔ وہ حضرت یونس علیہ السلام کے معجزات میں سے ہے کہ ان کے لئے اس طرح کا عجیب الشان غرض یہ کہ اس درخت کے سایہ کے نیچے آرام فرمایا اور مکھیوں سے بچنے کے لئے اس کے پتے لپیٹ لئے کہ کدو کے پتوں پر مکھی نہیں بیٹھتی بخلاف دوسرے درختوں کے پتوں پر مکھیاں بیٹھتی ہیں چونکہ جب یونس علیہ السلام دریا سے باہر تشریف لائے تو آپ کا جسم جو مکھیوں کے بیٹھنے سے ایذاء پاتا تھا اسی لئے آپ نے کدو کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپا۔

آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑی بکری مقرر فرمائی جو صبح و شام آپ کے لئے حاضر ہو کر دودھ پیش کرتی جسے آپ نوش فرماتے یہاں تک کہ آپ کا گوشت پختہ ہو گیا اور سابقہ قوت عود کر آئی اور اس قابل ہو گئے کہ اپنی قوم میں چل کر تشریف لے گئے۔[13]

فائدہ: بکری اور جانوروں میں اسی لئے ممتاز ہے کہ محبوبان خدا کی خادمہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو بکریوں سے خصوصی اُنس(محبت) تھا۔ فقیر کے رسالہ "بکری کے فضائل" کا مطالعہ فرمائیے۔

یونس علیہ السلام بطن مچھلی میں: صاحب روح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے بَطنِ حُوت(بڑی مچھلی کے پیٹ) میں تسبیح پڑھی جسے آسمان پر ملائکہ نے سنا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا اللہ ایک کمزور آواز ایک ویران جگہ سے سنائی دیتی ہے یہ کس کی آواز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے بندے یونس(علیہ السلام) کی آواز ہے۔ انہوں نے میری مرضی کے خلاف ایک کام کیا جس کو میں نے بطن حوت میں بند کر دیا ہے۔ ملائکہ نے عرض کی وہی تیرا بندہ جس کے شب و روز نیک عمل تیرے حضور حاضر ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں وہی۔ ملائکہ نے ان کی آزادی کی درخواست کی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ انہیں دریا کے کنارے پر ڈال دے چنانچہ انہیں مچھلی نے نصیبین شہر کے قریب دریا کے کنارے پر ڈال دیا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ۔[14] (پارہ۲۳، سورۃ الصافات، اٰیت۱۴۵)

ترجمہ: پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔

حضرت یونس علیہ السلام کی حالت بالکل ایسی تھی جیسی کہ ایک نَوزائِیدَہ(جو حال ہی میں پیدا ہوا ہو) بچے کی ہوتی ہے۔ وہ ہلنے جلنے تک کے قابل نہ تھے اس لئے ان کو یقطین کے پیڑ کے نیچے ڈالا گیا جس کے بڑے بڑے پتوں کی چھاؤں میں وہ آرام سے لیٹے رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقطین سے مراد قرع لیتے ہیں یعنی کہ کدو۔ جبکہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقطین سے مراد ہر وہ درخت لیتے ہیں جس کا تنانہ ہو اور وہ بیل کی مانند ہو۔[15] قرآن مجید نے یقطین کا شجر بیان کیا ہے۔ شجر کے معنی درخت

(13) روح البیان، سورۃ الصافات، تحت الآیۃ 146، 488/1، 489، دار الفکر بیروت.

(14) روح البیان، سورۃ الصافات، تحت الآیۃ 145، 488/1، دار الفکر بیروت.

(15) تفسیر ابن کثیر، سورۃ الصافات، تحت الآیۃ 146، 36/7، دار الکتب العلمیۃ بیروت، الطبعۃ الأولی، 1419ھ.

ہیں جبکہ کدو کا درخت نہیں ہوتا۔ابن کثیر یقطین کے بارے میں سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتفاق کرتے ہیں اور ان کو زبان دانی کے ماہر ولیم لین سے بھی تائید میسر ہے کہ یقطین سے مراد کدو بھی ہو سکتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کدو کے خاندان کے کسی درخت کے سایہ میں جیسے کہ توری (تورئی) یا ککڑی یا پیٹھا وغیرہ۔ایک کمزور اور ناتواں کو یقطین کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آرام ملا۔غالباً وہ کھاتے بھی رہے کیونکہ کدو ثقیل (ناقابل ہضم) نہیں ہوتا اور کسی بھی بیماری کے مریض کو بلا جھجک دیا جا سکتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی کمزوری کے مد نظر انہیں غذا میں کدو مرحمت فرمایا۔ اسے کھانے سے ان کو توانائی میسر ہوئی کہ وہ ایک لاکھ افراد یا اس سے بھی زیادہ کے ایک قبیلہ میں رشد و ہدایت کے لئے تشریف لے گئے۔[16] اس کی تفصیل فقیر کی تفسیر "فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان" میں پڑھیے۔

کدو کتب سماویہ میں: توریت مقدس میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ بڑی تفصیل سے مذکور ہے ان کی زمین پر واپسی کے سلسلہ میں ارشاد ہوا۔ "تب خداوند نے کدو کی بیل اگائی اور اسے یونس (علیہ السلام) کے اوپر پھیلایا کہ اس کے سر پر سایہ ہو اور وہ تکلیف سے بچے اور یونس (علیہ السلام) اس بیل کے سبب نہایت خوش ہوا۔ (یوناہ ۷: ۴۔۶)

یہاں پر جس طرح بیان کیا گیا ہے۔وہ تقریباً اسی طرح ہے جس طرح کہ قرآن مجید میں آیا۔[17] اسکی تفصیل ہم نے اوپر عرض کر دی ہے۔

کدو کے فضائل: اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی کہ خداوند قدوس نے اپنی بے مثال کتاب میں اس کا ذکر فرمایا اور ساتھ اس کی بزرگی کا اظہار ایک پیارے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام کی خدمت کے حوالہ سے ہوا تا کہ اس کی مخلوق کو اس کی اہمیت محسوس ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا خادم اور نیاز مند ہے اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی عزت و احترام ہے اور نہ صرف عزت و احترام بلکہ وہ اپنے ہم جنسوں کا سرتاج بن جاتا ہے چنانچہ آگے کے مضامین سے واضح ہو گا۔یہی طریقۂ صحابہ ہے۔اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "صحابہ کے وارث کون" میں پڑھئے۔

فائدہ: یہ حدیث بخاری نے چار مختلف مقامات پر کئی ذرائع سے بیان کی ہے اور ہر جگہ الفاظ اور معانی تقریباً یکساں ہیں۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: كان النبي ﷺ يحب القرع۔[18] (ابن ماجہ)

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کدو سے محبت کرتے تھے۔

حکیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

---

(16) طب نبوی اور جدید سائنس ، ص 275 ، ناشر : خورشید بک ڈپو لکھنؤ ، 2000ء۔

(17) طب نبوی اور جدید سائنس ، ص 275 ، 276 ، ناشر : خورشید بک ڈپو لکھنؤ ، 2000ء۔

(18) سنن ابن ماجه , كتاب الأطعمة , باب الدباء , 1098/2 , رقم الحديث 3302 , دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر گیا، اس درزی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور گوشت کے ٹکڑے تھے، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برتن کے کناروں سے کدو چن چن کر تناول فرما رہے ہیں پس اسی دن میں کدو مجھے محبوب ہو گیا۔یہ حدیث پاک بخاری شریف میں الفاظ کی کمی و زیادتی کے ساتھ سات مقامات پر موجود ہے۔

صحيح البخاري , كتاب البيوع , باب ذكر الخياط , 61/3 , رقم الحديث 2092 , دار طوق النجاة , الطبعة الأولى , 1422ھ.

دخلت على النبي ﷺ في بيته وعنده هذا الدباء فقلت أي شيء هذا قال هذا القرع هو الدباء نكثر به طعامنا۔[19]

(ابن ماجه)

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک کدو تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کدو ہے ہم اسے بہت کھاتے ہیں۔

بعثت معي أم سليم بمكتل فيه رطب إلى رسول الله ﷺ فلم أجده وخرج قريبا إلى مولى له دعاه فصنع له طعاما فأتيته وهو يأكل قال فدعاني لآكل معه قال وضع ثريدة بلحم وقرع قال فإذا هو يعجبه القرع قال فجعلت أجمعه فأدينه منه فلما طعمنا منه رجع إلى منزله ووضعت المكتل بين يديه فجعل يأكل ويقسم حتى فرغ من آخره۔[20] (ابن ماجه)

ترجمہ: میری والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھجوروں کا ایک ٹوکرا دے کر مجھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا۔ وہ گھر میں تشریف نہیں رکھتے تھے۔ اپنے غلام کے یہاں دعوت پر گئے تھے میں وہاں گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے میں گوشت اور کدو کا ثَرِید (شوربے وغیرہ میں روٹی کا مالیدہ بھگو کر تیار کیا جاتا ہے، ایک قسم کا عربی کھانا) پیش خدمت تھا انہوں نے مجھے بھی شامل فرمایا۔ میں جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو پسند ہے۔ میں اس کے قتلے اکٹھے کر کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کرتا گیا۔ کھانے سے فراغت پا کر ہم گھر گئے تو میں نے کھجوروں کا ٹوکرا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے رکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں سے کھا بھی رہے تھے اور لوگوں کو تقسیم بھی کرتے جاتے تھے اور اس طرح اُسے اسی وقت ختم کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث کو ترمذی نے بھی کھجور کے ذکر کے بغیر انہی سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو ابن طارق یا ابن ابی طارق بھی کہتے ہیں روایت کرتے ہیں کہ:

دخلت على النبي ﷺ فرأيت عنده دباء يقطع فقلت ما هذا قال نكثر به طعامنا۔[21] (شمائل ترمذی)

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کدو کے قتلے کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے کیا بنے گا؟ ارشاد ہوا کہ سالن میں اضافہ کیا جائے گا۔ (کدو دماغ کو بڑھاتا اور عقل میں اضافہ کرتا ہے)

حضرت عطا ابن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

---

(19) سنن ابن ماجه, كتاب الأطعمة, باب الدباء, 1098/2, رقم الحديث 3304, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.

(20) سنن ابن ماجه, كتاب الأطعمة, باب الدباء, 1098/2, رقم الحديث 3303, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.

(21) الشمائل المحمدية للترمذي, باب ما جاء في إدام رسول الله صلى الله عليه وسلم, 104/1, رقم الحديث 152, دار إحياء التراث العربي بيروت.

عليكم بالقرع فإنه يزيد في العقل ويكثر في الدماغ۔[22] (ابن حبان)

ترجمہ: کدو کو لازم پکڑو اس لئے کہ وہ عقل کو بڑھاتا اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

عليكم بالقرع فإنه يزيد في الدماغ وعليكم بالعدس فإنه قدس على لسان سبعين نبيا۔[23] (طبرانی)

ترجمہ: کدو کو لازم پکڑو اس لئے کہ یہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل رہا ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کدو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

قال لي رسول الله ﷺ يا عائشة إذا طبختم قدرا فأكثروا فيها من الدباء فإنه يشد قلب الحزين۔[24] (الغیلانیات)

ترجمہ: مجھے مخاطب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جب خشک گوشت پکاؤ تو اس میں کدو کا اضافہ کر لیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

ابو طالوت بیان کرتے ہیں:

دخلت على أنس بن مالك وهو يأكل القرع وهو يقول يا لك شجرة ما أحبك إلا لحب رسول الله صلى الله عليه وسلم إياك۔[25]

(شمائل ترمذی)

کدو نگاہ مصطفی ﷺ میں: اہلسنت کے مذہب میں ہر وہ شے جو کسی محبوب خدا سے منسوب ہے اس سے پیار و محبت اسلامی تعلیم ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دستور ہے اور یہی منشائے ایزدی ہے۔اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ "نسبت سے عقیدت" میں پڑھیں۔کدو ہمیں اس لئے محبوب ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مرغوب (پسندیدہ) ہے۔

احادیثِ مبارکہ: حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔اس نے درزی کا کام شروع کیا خدا نے برکت ڈالی اور ممنونیت کے اظہار میں اس نے آپ کی خادم خاص سمیت کھانے کی دعوت کی۔اس دعوت کی روئیداد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان کرتے ہیں:

---

(22) شعب الإيمان, المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها, أكل اللحم, 97/8, رقم الحديث 5547, مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند, الطبعة الأولى, 1423ھ 2003م.

(23) المعجم الكبير للطبراني, باب الواو, من اسمه واثلة واثلة بن الأسقع الليثي, ما أسند واثلة مكحول الشامي عن واثلة, 63/22, رقم الحديث 152, مكتبة ابن تيمية القاهرة, الطبعة الثانية.

(24) الفوائد الشهير بالغيلانيات لأبي بكر الشافعي, باب في أكل النبي صلى الله عليه وسلم, 701/2, رقم الحديث 957, دار ابن الجوزي السعودية الرياض, الطبعة الأولى, 1417ھ 1997م.

(25) سنن الترمذي, أبواب الأطعمة, باب ما جاء في أكل الدباء, 284/4, رقم الحديث 1849, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر, الطبعة الثانية, 1395ھ 1975م.

أن خياطا دعا النبي صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه، فذهبت مع النبي صلى الله عليه وسلم فقرب خبز شعير ومرقا فيه دباء وقديد فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي القصعة فلم أزل أحب الدباء بعد يومئذ۔[26]

(بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ایک درزی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت کی۔ میں ان کے ساتھ گیا اس نے جو کی روٹی اور سوکھے گوشت کے سالن میں کدو پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تھالی کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کر کے کھاتے تھے۔ ان کے بعد سے مجھے کدو سے محبت ہو گئی۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کدو سے اس لئے محبت ہو گئی کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مرغوب ہے۔ سنی کو مدینے اور صحابہ واہل بیت و دیگر منسوبات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس لئے پیاری ہیں کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے انس و محبت ہے۔ ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے گیا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور اسے مخاطب کر کے فرما رہے تھے کہ تو ایک ایسے درخت سے ہے جس سے میں اس لئے محبت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم محبت کرتے تھے۔[27]

تبصرۂ اویسی غفرلہ: ناظرین غور فرمائیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بلکہ آپ کے خادم خاص بچپن سے جوانی کے عرصہ تک صرف خدمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مشغلہ تھا اور بس۔ اور علم بھی سمندر ٹھاٹھیں مارنے والا کہ جس کے مقابلہ میں اغواث واقطاب اور ائمہ مجتہدین کا علم ہیچ اور وہ باینہمہ علو و شرف کدو شریف سے مخاطب ہیں جو ایک بے جان و محض لاشعور شے ہے۔ یہیں سے ہم اہلسنت کہتے ہیں عشق کے اطوار نرالے ہیں جسے سچا عشق ہوتا ہے وہ یونہی ہوتا ہے۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گولڑہ شریف فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کے لئے میمنہ (بکری کا بچہ) پال رکھا تھا۔ اسے خوب کھلاتا پلاتا اور اس سے پیار سے کبھی کہتا کھا پی لے اے میرے پیر کے بکرے۔ لوگ کہتے کہ میمنہ تیری بات سمجھتا ہے؟ جواب میں کہتا وہ سمجھے نہ سمجھے میں اس سے دل لگی کرتا ہوں کہ میرے پیر کا بکرا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''پیر کا بکرا''۔

یہی ہے محب صادق کی پہچان کہ وہ اپنی پسند اور ناپسند کو محبوب کی پسند اور ناپسند میں فنا کر دیتا ہے۔ محب صادق وہی چاہتا ہے جو اس کا محبوب چاہے اور اسے ہر گز نہیں چاہتا جسے اس کا محبوب نہ چاہے۔ وہ اپنے ذاتی تعلقات کو بھول جاتا ہے اور اسے دوستی ہوتی ہے تو محبوب کے دوستوں سے اور دشمنی ہوتی ہے تو

---

(26) صحيح البخاري, كتاب الأطعمة, باب المرق, 78/7, رقم الحديث 5436, دار طوق النجاة, الطبعة الأولى, 1422ھ.
الشمائل المحمدية للترمذي, باب ما جاء في إدام رسول الله صلى الله عليه وسلم, 105/1, رقم الحديث 153, دار إحياء التراث العربي بيروت.
سنن أبي داود, كتاب الأطعمة, باب في أكل الدباء, 350/3, رقم الحديث 3782, المكتبة العصرية صيدا بيروت.
(27) سنن الترمذي, أبواب الأطعمة, باب ما جاء في أكل الدباء, 284/4, رقم الحديث 1849, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر, الطبعة الثانية, 1395ھ 1975م.

محبوب کے دشمنوں سے۔ وہ اس دنیا کی ہر چیز کو اپنے محبوب کی نظر دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے جملہ اقوال وافعال کو رضائے محبوب کے قالب میں ڈھال کر زبانِ حال سے ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے۔

ان کی دھن، ان کی تمنا، ان کی یاد مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

وہ ہر چیز کو محبوب کے رنگ میں دیکھنے سے لطف ولذت محسوس کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز اور بنی آدم کا ہر فرد اس کے محبوب کا رنگ اختیار کر لے۔ صورت ہو یا سیرت، گفتار ہو یا کردار اسے ان میں سے وہی چیز پسند آتی ہے جو اس کے محبوب کی صورت وسیرت اور گفتار وکردار سے مشابہت رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو پسند کرنے کی وجہ جو بیان فرمائی اس سے انکے محب صادق ہونے کا پورا مل رہا ہے اور اس طرز عمل کا اظہار بھی اس لئے فرمایا کہ محبوب پروردگار علیہ التحیۃ والثناء کے بارے میں دوسرے کا زاوِیَۂ نظر (نقطۂ نظر) واندازِ فکر یہی ہو جائے کیونکہ محب صادق کی تمنا ہوتی ہے کہ ساری دنیا پر محبوب کا رنگ چڑھ جائے۔

ازالۂ وھم: صرف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت نہ تھی۔ فنافی الرسول کے مقام پر وہی فائز نہ تھے بلکہ سارے صحابہ مسلمان اس وقت ایسے ہی تھے۔ سب شمع رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروانے تھے ہر ایک پر گمان گزرتا تھا کہ یہ سب سے نرالا ہے۔ اس طرح کا ایک واقعہ آگے عرض کروں گا۔ (ان شاءاللہ تعالیٰ)

حقیقت بھی یہی ہے کہ سارے کے سارے نرالے تھے۔ اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک نرالا تھا۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ کیمیا اثر نے اللہ کے رنگ میں سب کو ایسا رنگا کہ پوری کائنات سے ممتاز کر دکھایا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کی نظیر نظر نہیں آتی یہ اسی نگاہ کیمیا اثر کا ہے جو گم کردہ منزل تھے آج وہ پورے انسانی قافلے کے رہنما ہیں۔ کل جو جہالت کی منہ بولتی تصویریں تھے آج وہ آسمان علم وعرفان کے شمس وقمر ہیں۔ کل جو مردے تھے آج وہ مسیحائے قوم ہیں اور شمع رسالت کے وہ عدیم النظیر پروانے تن، من، دھن سے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایک دانائے راز نے ان کی اس حالت کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچا ہے:

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

کدو سے حضور ﷺ کو محبت کیوں؟ اس کی وجہ امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بتاتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو سے کیوں محبت ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی یونس (علیہ السلام) کا درخت ہے۔ [28] (روح البیان، پ ۲۳، صافات)

(28) روح البیان، سورۃ الصافات، تحت الآیۃ 145، 489/1، دار الفکر بیروت.

سنی سن: اس میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت کو سبق دیا کہ ہم کسی شے سے پیار کرتے ہیں تو اس لئے کہ اس شے کو کسی پیارے محبوب خدا سے نسبت ہے۔ یہی سعادت اہلسنت بریلوی کو نصیب ہے۔

اہمیت کدو شریف: فضائل مذکورہ میں کدو شریف کی اہمیت میں کسی مسلمان کو شک نہ ہوگا اور نہ ہے بلکہ ہونا بھی نہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات عالیہ سے بڑھ کر مسلمان کے نزدیک اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن مزید یقین دہانی کے لئے فتاویٰ صحابہ کرام اور ائمہ عظام سے تصنیف ہذا کو مُزَیَّن (آراستہ) کرتا ہوں۔

یاد رہے کہ یہ فتاویٰ صرف اور صرف کدو کی گستاخی پر صادر کئے جائیں گے یعنی بایں معنیٰ کدو ترکاری کی حیثیت سے خواہ وہ کسی علاقہ کی ہو اور کسی زمانہ میں ہو۔

غور کا مقام ہے کہ یہ ترکاری جس پر فتویٰ کا اجراء ہو رہا ہے بعینہٖ وہی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تناول نہیں فرمائی اور اس زمانۂ اقدس کا کدو بھی نہیں بس صرف کدو کے لفظ کو حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس کدو پاک سے لفظی ہمنامی کا شرف حاصل ہے۔ اسی موضوع کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے خوب نبھایا:

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت　　　میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس دور کی نسبت کے فتاویٰ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو اہل علم جانتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں فقہاء صحابہ کے سرتاج عبادلہ ثلاثہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا واقعہ ڈاکٹر خالد غزنوی (وہابی غیر مقلد) سے سنئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر ایک روز کدو کا سالن تھا ان کے فرزند حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے کدو پسند نہیں اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کدو سے محبت فرماتے تھے۔ سالم نے جواب میں کہا کہ مجھے پسند نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی چیز کو پسند یا ناپسند کرنا تمہارا حق ہے مگر جب تمہیں یہ بتایا جائے کہ کوئی چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو محبوب تھی اور تم اس کے بعد پھر رد کرو تو یہ عمل توہین رسالت کے مترادف ہے۔ ایسے بے ادب کے لئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے ساتھ ایک عرصہ تک بول چال بند کردی۔[29] (طب نبوی اور جدید سائنس)

فائدہ: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی معمولی شخصیت نہیں محدثین بالخصوص امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں۔ انہیں کس جرم کی سزا ملی صرف کدو شریف سے نفرت اور وہ بھی معمولی سزا نہیں گھر سے ایک عرصہ تک باہر نکال دیئے گئے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ

---

(29) طب نبوی اور جدید سائنس، ص 280، ناشر: خورشید بک ڈپو لکھنؤ، 2000ء۔

اس کے مزید واقعات فقیر کی تصنیف ''بدمذاہب سے نفرت'' میں پڑھیئے۔

حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ: تلمیذ امام ابو حنیفہ آپ نے کدو شریف سے نفرت کرنے والے کو کافر اور واجب القتل قرار دیا۔ چنانچہ تفسیر روح البیان، ج ۲، ص ۴۸۹ میں ہے:

قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انك تحب القرع قال أجل ھی شجرۃ أخي یونس وعن ابی یوسف لو قال رجل ان رسول اللہ کان یحب القرع مثلا فقال الآخر انا لا أحبه فھذا کفر یعنی إذا قاله علی وجه الاھانة۔(30)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا گیا کہ کیا آپ کدو پسند فرماتے ہیں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجھے کدو پسند ہے۔ کیونکہ یہ میرے بھائی حضرت یونس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا درخت ہے اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو بہت پسند تھا تو اگر کسی دوسرے نے کہہ دیا کہ مجھے پسند نہیں تو وہ کافر ہو گیا۔ کیونکہ اس نے حضور نبی کریم، رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسندیدہ چیز کی بے ادبی کی ہے۔

تبصرۂ اویسی غفرلہ: اس فتویٰ سے ثابت ہو گیا کہ ہمارے اسلاف کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں کتنا دل میں عشق تھا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کو دل وجان سے عزیز رکھتے تھے، سراپا دین وایمان مانتے تھے۔ ان کے دل ودماغ پر عظمت سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نقش اتنا گہرا اور غالب تھا کہ اگر کوئی مسلمان سرکار علیہ التحیۃ والثناء کی کسی پسندیدہ چیز کے تذکرہ پر اس چیز سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر دیتا تو اس کے قتل کے لئے شمشیر برہنہ کر دیتے تھے۔ چنانچہ واقعہ ذیل ملاحظہ ہو۔

گستاخ نبوت واجب القتل ھے: حضرت علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی علیہ رحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

روي عن أبي یوسف أنه قیل بحضرۃ الخلیفة إن النبي ﷺ کان یحب القرع فقال رجل أنا لا أحبه فأمر أبو یوسف بإحضار النطع والسیف فقال الرجل أستغفر اللہ مما ذکرته ومن جمیع ما یوجب الکفر أشھد أن لا إله إلا اللہ وأشھد أن محمدا عبدہ ورسوله فترکه ولم یقتله۔(31)

ترجمہ: یعنی قاضی شرق والمغرب حضرت سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ خلیفہ عباسی ہارون رشید مرحوم کے دربار میں یہ تذکرہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کدو پسند کرتے تھے۔ اس تذکرے پر ایک شخص بول پڑا کہ مجھے کدو پسند نہیں۔ اتنا سنتے ہی حضرت امام ابو یوسف رحمۃ تعالیٰ اللہ علیہ نے چمڑے اور شمشیر لانے کا حکم دیا۔ تب وہ شخص بولا کہ میں اپنے اس قول سے اللہ پاک کی بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں اور ان سارے اقوال سے بھی استغفار کرتا ہوں جن سے کفر لازم آتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ

---

(30) روح البیان، سورۃ الصافات، تحت الآیۃ 145، 489/1، دار الفکر بیروت.

(31) المعتقد المنتقد للإمام فضل الرسول البدایوني، الباب الثاني في النبوات، حب أھل بیت النبوۃ وجمیع الصحابة واجب، رقم الصفحة 242، دار أھل السنة کراتشي.

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔اس شخص کی توبہ اور تجدید ایمان ملاحظہ فرما کر حضرت امام ابویوسف رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے اسے چھوڑ دیا اور قتل نہ کیا۔(المعتقد المنتقد، ص ۱۴۴)

قتل کی علت کدو شریف: ہمارے اکابر کا تو یہ حال تھا کہ صرف کدو شریف سے اظہار نفرت پر قتل کر دیتے چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں:

کان بعض الأولیاء یأکل مع ابنه فحضر علی المائدة القرع وجری ذکر حبه ﷺ فکأن الابن ذکر کراهة نفسه له فسل الولي السیف وضرب به حتی القی رأسه علی الأرض۔[32]

ترجمہ: اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں سے ایک ولی اللہ اپنے بیٹے کی مَعِیَّت (موجودگی) میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں دستر خوان پر کدو شریف لایا گیا اور تذکرہ چل پڑا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔اس موقع پر بیٹے کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ خود مجھے کدو سے نفرت ہے۔اتنا سنتے ہی اس ولی اللہ نے تلوار میان سے باہر کی اور بیٹے کی گردن کاٹ کر اس کا سر زمین پر پھینک دیا۔ (المعتقد المنتقد، ص ۱۴۴)

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ: جگر تھام کر جواب دیجئے کیا کوئی اپنا جگر اپنے ہاتھوں کاٹ سکتا ہے جبکہ حدیث شریف میں ہے "أولادنا أكبادنا"[33] اور جگر کاٹنے والا کوئی مولوی نہیں ولی اللہ ہے۔ذات وصفات وکمالات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس لئے کہ اس کے نام کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ترکاری کا ہمنام ہونے کا شرف ہے۔

سوال ہے کہ آپ نے کبھی کسی نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے اظہار نفرت پر کچھ غیرت دکھائی ہے یا اس کے برعکس ہیں۔

ازالۂ وہم: یاد رہے کہ حضرت سیدنا امام ابویوسف رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کے واقعہ میں قائل نے کدو کے بارے میں اپنی عدم پسند کا اظہار کیا۔پھر حضرت امام ابویوسف رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کا پر جلال چہرہ دیکھ کر نیز شمشیر طلبی کا فرمان سن کر اسے احساس ہو گیا کہ میں نے بے موقع جملہ بول کر سخت غلطی کی۔احساس ہوتے ہی اس نے فوراً توبہ وتجدید ایمان کیا اس لئے اس جگہ شمشیر امام صرف برہنہ ہو کر رہ گئی قتل ہونے سے وہ قائل بچ گیا۔

لیکن دوسرے واقعہ میں ولی زادہ نے کدو کے بارے میں یوں خیال ظاہر کیا کہ کدو سے نفرت یعنی چڑ ہے۔پھر اس نے اپنے بے محل جملہ سے توبہ نہ کی نہ تجدید ایمان کیا۔اس لئے اس ولی اللہ نے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم ومحبت کی حمایت میں اپنے فرزند کے خونی رشتہ کی بالکل پروانہ کی اور اسے تہ تیغ کر دیا۔

فائدہ: ان دونوں واقعات سے صاف واضح ہو گیا کہ ہمارے اسلاف کرام عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صرف مغز اور گودا ہی کی حفاظت نہ کرتے تھے بلکہ عظمت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نوک پلک اور ہر شوشے گوشے کا پہرا دیا کرتے تھے۔

---

(32) المعتمد المستند بناء نجاة الأبد حاشية المعتقد المنتقد، الباب الثاني في النبوات، حب أهل بيت النبوة وجميع الصحابة واجب، رقم الصفحة 242، دار أهل السنة كراتشي.

(33) شرح السير الكبير للسرخسي، باب ما يصدق المستأمن فيه من أهل الحرب وما لا يصدق، 230/1، دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

استدعائے اُویسی غفرلہٗ: اہلِ ایمان سے عرض ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کاادب واحترام ہر مسلمان پر فرض ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لا إيمان لمن لا غيرة له[34]

ترجمہ: اس کاایمان کامل نہیں جسے کوئی غیرت نہیں۔

امام اور وھابی: حضرت سیدناامام ابویوسف رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے اس شخص نے صرف اتنا کہہ دیا کہ مجھے کدو پسند نہیں تو آپ نے اس سے فرمایا: جددا لإسلام وإلا لأقتلنك۔[35] (شرح الشفاء، ج۱،ص۴۹)

ترجمہ: یعنی پھر سے مسلمان ہو ورنہ میں تجھے ضرور قتل کردونگا۔

لہٰذاوہ شخص تائب ہوگیااور توبہ وتجدید ایمان کر لینے کی وجہ سے قتل سے بچ گیا۔

اور جب اس ولی زادہ نے کدو شریف سے نفرت کااظہار کیااور اس جملہ سے توبہ وتجدید ایمان نہیں کیاتواللہ تعالیٰ کے اس ولی نے اپنے بیٹے کاسر قلم کر دیااور بیٹے کی محبت آڑے نہیں آئی۔یہی حکم شرع اور دین وایمان کاتقاضاہے۔

مزید واقعات فقیر کی تصنیف ''گستاخوں کا براانجام'' میں پڑھئے۔

ایک اور فتوی: حضرت ملاعلی قاری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت قاضی ابویوسف ہارون الرشید مرحوم کے ساتھ شاہی مہمان خانہ میں دستر خوان پر بیٹھے تھے۔مہمان کے منہ سے نکلا مجھے کدو ناپسند۔

ذكر أنه عليه الصلوة والسلام كان يحب الدباء فقال رجل أنا ما أحبها فحكم بارتداده۔[36] (شرح فقہ اکبر،ص۱۸۶)

آپ نے فرمایاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو شریف پسند تھا۔مہمان نے کہامجھے ناپسند ہے۔

تبصرۂ اُویسی غفرلہٗ: ممکن ہے دوواقعے ہوں یاایک لیکن مسئلہ کی نزاکت کووہ حضرات سمجھیں جوایک طرف دعوی کرتے ہیں عشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کادوسری طرف اعدائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے یارانہ کرتے ہیں۔

حب نبوی اور کدو شریف: یہ حقیقت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دین ودنیا بلکہ کائنات کے ذرے ذرے کے بعطائے خداوند تعالیٰ عالم وحافظ ہیں جولوگ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کہتے ہیں کہ آپ کو دنیوی امور کاعلم نہیں صرف دینی امور کاعلم ہے اور وہ

---

(34) روح البيان, سورة المجادلة, تحت الآية 22, 413/9, دار الفكر بيروت.

(35) شرح الشفا للملا علي القاري, القسم الثاني فيما يجب على الأنام من حقوقه صلى الله تعالى عليه وسلم, الباب الثاني في لزوم محبته عليه الصلاة والسلام, فصل في علامات محبته صلى الله تعالى عليه وسلم, 51/2, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى، 1421ھ.

(36) منح الروض الأزهر في شرح الفقه الأكبر, رقم الصفحة 423, دار البشائر الإسلامية, الطبعة الأولى, 1419ھ 1998م.

بھی بعض۔ وہ غلط کہتے ہیں ہمارے پاس دلائل بے شمار ہیں ان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم طب پر مہارت کاملہ بھی ہے۔ عملاً بھی علماً بھی۔ احادیث مبارکہ میں ہے کہ:

سبزیوں میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو شریف بہت پسند تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور اسے پسند فرمایا۔ اگر کدو کسی سالن میں پکا ہوتا تو پیالے سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما کر اسے تناول فرماتے۔[37] یہ اسے پسند کرنے کی بنا پر ہے اس لئے سبزیوں میں کدو یعنی لوکی شریف کی سبزی استعمال کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کریمہ ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل مبارک طبّی اصول کے ماہرین کو دعوتِ داد دے رہا ہے۔ کدو ایک ہلکی غذا ہے جو خود جلد ہضم ہوتا ہے اور اس دوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا۔ خود جلد ہضم ہونے کے ساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ بخار کے مریضوں کو بے حد مفید ہے۔

کدو کے نبوی نسخے: بیاض نبوی کھولئے اس میں ایک نسخہ صرف بطور نمونہ سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے:

من أكل القرع بالعدس رق قلبه وزيد في جماعه وإن أخذ بالرمان الحامض والسماق نفع الصفراء۔[38] (ابن القيم)

ترجمہ: جس کسی نے مسور کی دال کے ساتھ کدو پکا کر کھایا اس کا دل مضبوط اور قوتِ مردمی میں اضافہ ہوا۔ اگر اسے میٹھے انار اور سماق کے ساتھ ملایا جائے تو یہ صَفرا[39] کو دور کرتا ہے۔

سماق ایک پتھر ہے جس سے لوگ کھَرل (ایک قسم کا کُشتہ) بنایا کرتے تھے۔ اسکے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اسے انار کے پانی کے ساتھ سماق کے کھرل میں گھسنے کے بعد استعمال کریں۔ محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سماق کو نباتات میں بیان کر کے اسے بھوک بڑھانے والا قرار دیا ہے۔[40] اس کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرقِ گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں کے ورم کم ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں مفید ہے۔ کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے دردوں کو آرام آتا ہے۔

کدو کو السی کے ساتھ پکا کر کھانے سے کھٹی خلطیں پیدا ہوتی ہیں۔ سرکہ اور مُرِّمَکّی[41] کے ساتھ ملا کر کھانے سے جسم کے غلیظ مادے نکل جاتے ہیں۔ اگر اسے بہی (سفر جل) کے ساتھ پکا کر کھایا جائے تو جسم کو عمدہ غذائیت اور توانائی مہیا کرتا ہے۔ اگر قابض چیزوں کے ساتھ کھایا جائے تو یہ قابض ہے ورنہ گوشت یا دال مسور کے ساتھ قبض کشا ہے۔ پیاس کو کم کرتا ہے، گرمی کے سر درد کو دور کرتا ہے، پیٹ کو نرم کرتا ہے، بخار توڑنے کے لئے کدو کو کھلانے اور اس

---

(37) سنن ابن ماجه, كتاب الأطعمة, باب الدباء, 1098/2, رقم الحديث 3302, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.
صحيح البخاري, كتاب البيوع, باب ذكر الخياط, 61/3, رقم الحديث 2092, دار طوق النجاة, الطبعة الأولى، 1422ه.

(38) الطب النبوي للذهبي, رقم الصفحة 162, دار إحياء العلوم بيروت, الطبعة الثالثة, 1410ه 1990م.

(39) اس مرض میں مریض کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔

(40) الطب النبوي للذهبي, رقم الصفحة 131, دار إحياء العلوم بيروت, الطبعة الثالثة, 1410ه 1990م.

(41) مکہ معظمہ کے نواح میں پیدا ہونے والا اعلیٰ قسم کا مر

کو کاٹ کر جسم پر پھیرنے سے کوئی دوائی افضل نہیں۔اسے عجبین کے ہمراہ گل حکمت کرکے پکایا جائے یا تنور میں رکھ کر گرم کر لیا جائے تو اس سے پانی نکلتا ہے۔یہ پانی شدید بخار کی حدت کو کم کرتا ہے،پیاس بجھاتا ہے اور عمدہ غذا ہے۔اس پانی میں سرکہ یا سَنگترَے(سنترہ) کا رس ملائیں یا بہی کے ساتھ پکائیں تو جسم سے تمام صفراوی مادے نکال دیتا ہے۔کدو کو پکا کر اس کا پانی شہد میں ملا کر دینے یا نطرون کے ساتھ پکا کر دینے سے جمی ہوئی بلغم نکل جاتی ہے۔کدو کو گھوٹ کر اسے سر پر لگانے سے کھوپڑی کی جلن جاتی رہتی ہے۔

اطباء قدیم اور کدو شریف: اطباء قدیم حضرات فرماتے ہیں کہ کدو شریف پیاس بجھاتا ہے، جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے،سُدَّے[42] کھولتا اور پیشاب آور (لانے والا) ہے،پیٹ کو نرم کرتا ہے،اس کو نمک اور رائی ملا کر پکانے سے مضر اثرات ختم ہو جاتے ہیں،صفراوی مزاج والے اگر انار شریں اور سماق کے ساتھ کھائیں تو جسم پر پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔اس کو سونگھنا بھی مفید ہے،کچے کدو کا رس نکال کر روغن ملا کر کان میں ڈالنے سے ورم جاتا رہتا ہے اور سر پر ملنے سے سر درد کو سکون آتا ہے۔کدو کا بھرتہ کر کے اس کا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔کدو کو کھانڈ(گڑ کی شکر) کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔اس کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔جگر کی سوزش میں کدو کا مربہ از حد مفید ہے۔کچا کدو آنتوں کو مضر ہے۔اس کی رائی اور نمک، لہسن،اور سیاہ مرچ سے اصلاح ہوتی ہے۔گرم مزاج والوں کے لئے سرکہ یا انگور سے اصلاح کریں۔کدو کی بیل کے پتے دست آور ہیں۔ان کو ابال کر کدو پیس کر لیپ کیا جائے۔کدو کے بیج خون نکلنے کو روکتے ہیں،جسم کو فربہ کرتے ہیں۔بعض کہتے ہیں یہ بیج ٹھنڈے ہوتے ہیں اور سر درد کو دور کرتے ہیں۔کدو کا تیل سر میں ملنے سے نیند آتی ہے۔

کدو شریف کے عام طبی فوائد: طبّی محققین نے کدو شریف کے بہت فوائد لکھے ہیں ان میں سے چند فائدے یہ ہیں۔

لوکی و کدو: بے حد مشہور اور پسندیدہ سبزی ہے اس کے دو اقسام ہیں لمبا اور گول۔اسے گھیا بھی کہا گیا ہے۔یہ سبزی تری لانے والی اور خشکی کو دور کرنے میں ید طولیٰ رکھتی ہے۔موسم گرما سے اٹھنے والے گرم عَوارِض (بیماریاں) کا سر قلم کرنے میں تیر بہدف (ایسا تیر جو ٹھیک نشانے پر لگے) کا کام کرتی خاص کر تپ دق کے مریضوں کیلئے مژدہ جانفزا کا درجہ رکھتی ہے۔

اجزاء: نمکیات اور وٹامن اے بی سی اسکے اجزاء ہیں اور مزاج سرد تر ہے۔گوشت کے ہمراہ پکا کر کھانا زیادہ بہتر اور پر لطف ہوتا ہے۔کدو اور چنے کی دال ایک لذت آفرین سالن ہے جو اپنے مخصوص پکوان میں بے نظیر ہے۔یہ سالن بہت سے عوارض میں بے نظیر ہے،یہ سالن بہت سے عوارض میں کمال قوت بخش ثابت ہوا ہے۔خصوصاً اعصابی توانائی کے لئے نادر شے ہے،قبض کشا ہے،ملین ہے،زود ہضم ہے۔کدو دل و جگر اور دماغ کو قوت فرحت دیتا ہے۔بلڈ پریشر اور خون کی گرمی کو ختم کرنے میں لاثانی ہے۔پیشاب کے امراض میں بے حد مفید ہے اور اگر پیشاب جل کر آتا ہو تو یہ اسے جلد ختم کر دیتا ہے۔کدو کھانے سے دائمی قبض دور ہو جاتی ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے۔کدو میں زیادتی عقل اور اعتدالی دماغ کے جوہر ہیں۔طبیب انسانیت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کدو مرض نسیان کا شافی و کافی مداوا ہے۔کدو کا مربہ جسم اور دماغ کو تازگی اور طاقت و تراوٹ دیتا ہے۔

---

(42) گرہ یا گُٹھلی،جوڑوں،آنتوں یا جسم کے کسی حصّے میں پڑ جائے

تپِ دق: تپ دق کے مریض کو اگر روزانہ کدو مصری میں ملا کر کھلایا جائے تو بیحد فائدہ دیتا ہے اور بتدریج مریض کو مرض تپ دق سے نجات مل جاتی ہے۔

کدو کے گودے میں مصری ملا کر حاملہ عورت کو کھلانے سے خوبصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ گودا اور مصری حمل کے دوران کھلاتے رہنے سے حمل گرنے کا خدشہ نہیں رہتا۔ حاملہ عورت تین ماہ اگر کدو اور مصری متواتر استعمال کرے تو اس کے یہاں اولاد نَرِینَہ (مزکر) پیدا ہوتی ہے یہ گودا درد گردہ میں بے حد مفید ہے اور شافی ہے۔ گردہ کے درد کے دوران یہ گودا گرم کر کے درد کے مقام پر رکھ دینے سے گردَہ کا درد بند ہو جاتا ہے۔ کدو کا گودا بچھو کے ڈنک والے مقام پر ملنے اور اس کا عرق اس مریض کو پلانے سے درد بند ہو جاتا ہے اور زہر اپنا اثر نہیں کرتا۔ آنکھوں تلے اندھیرا آتا ہو اور سر چکراتا ہو تو کدو کاٹ کر اس کا ٹکڑا پیشانی پر رکھنے سے درد سر کو آرام آجاتا ہے۔ بخار کی حالت میں کدو کے بڑے بڑے ٹکڑے ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں پر ملنے سے بخار میں کمی ہو جاتی ہے۔

وہ عورت جو لڑکی کی ماں ہو۔ اس کا دودھ کدو کے رس میں ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد بند ہو جاتا ہے اور اسے شفا حاصل ہوتی ہے کدو کا رس ماتھے پر کپڑے کی تہہ سے لگانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے کدو تلخ اگرچہ کھانے کے لائق نہیں ہوتا لیکن یہ بھی ہمارے لئے ایک نعمت ہے یہ کڑوا کدو مرض استسقاء میں حیرت انگیز حد تک شفاء کے مضمرات رکھتا ہے۔ پیٹ میں پانی بھر جانے کی حالت میں کڑا (سخت) کدو تیر بہدف علاج ہے۔ اس کی بھجیہ مریض کو دیں۔ اس کے کھانے سے قے اور دست آئیں گے سارا زہریلا مواد خارج ہو جائے گا اور مرض دور ہو جائے گا۔

کدو کے چھلکے کو پاؤں پر ملنے سے گرمی کا بخار دور ہوتا ہے اور پاؤں کی جلن کو بے حد آرام ملتا ہے۔ موسم گرما میں اکثر بچوں کی آنکھیں دکھنے پر آجاتی ہیں بخار چڑھ جاتا ہے، بچے میں چڑچڑا پن آجاتا ہے۔ ایسی حالت سے بچانے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر کدو کا چھلکا بچے کے تالو پر گدی بنا کر رکھیں بعد میں گدی اٹھا دیں۔ چند دن یہ عمل کرنے سے بچہ گرمی میں ہر قسم کے ہنگامی اور وبائی امراض سے محفوظ رہے گا۔

کدو کے چھلکے کو خشک کر کے اسے خاکستر کرلیں۔ یہ خاکستر چاقو، چھری اور تلوار وغیرہ کے زخموں سے خون جاری کو روکتا ہے۔ حیرت کی حد تک خون بند کر دیتا ہے۔

کدو کے بیجوں کا تیل نکالا جاتا ہے جو سر کے بالوں کو بڑھاتا اور طاقتور بناتا ہے۔ کدو کا تیل درد سر کو دور کرتا ہیم، سر کو ٹھنڈک دیتا ہے، نیند آور ہے، مالیخُولیا (خللِ دماغ، جنون) اور سر کے دیگر امراض کو ختم کر دیتا ہے۔

تلخ و شیریں کدو کی پہچان: کدو کی ڈنڈی داڑھ کے نیچے رکھ کر چبائیں اگر وہ قدرے مٹھاس لئے ہو تو کدو نہایت لذیذ اگر پھیکی ہے تو قدر مزیدار اگر کڑوی ہو تو کدو کڑوا ہو گا اور اس کی دوسری پہچان یہ ہے کہ جس قدر کدو کی ڈنڈی موٹی اور نرم ہو گی اسی طرح وہ لذت آفرینی میں لاجواب ہو گا۔

کدو شریف کے علاوہ دیگر سبزیاں: قدیم سے اطباء اور جدید طب ڈاکٹر صاحبان کے یہاں کدو کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور مختلف بیماریوں بلکہ کمزوریوں کے علاج میں بھی اسے بڑی عقیدت کے ساتھ استعمال کیا جاتا رہا اور اب بھی۔ یہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا معجزہ ہے آپ نے اہل دنیا کو دکھا دیا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم پڑھا کر مبعوث فرمایا ہے۔ جس کدو شریف بلکہ طبّی نکتہ نگاہ سے جہاں اطباء اور ڈاکٹر

صاحبان کی تحقیق میں انتہا ہوئی ہمارے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہاں سے ابتداء فرمائی اور وہ نکتے بتائے جن سے اطباء اور ڈاکٹر صاحبان انگشت بدنداں رہ گئے ایک مثال لیجئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب ترین کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک سبزیاں اور ترکاریاں تھیں۔[43] حدیث شریف میں ہے کہ جس دستر خوان پر سبزی ہوتی ہے اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔[44] نیز مروی ہے کہ اپنے دستر خوان کو سبز کرو کہ وہ شیطان کو ہنکاتا (بھگاتا) ہے۔(کیمیائے سعادت للغزالی)

تبصرۂ اُویسی غفرلہٗ: اب کے اطباء حضرات اور ڈاکٹر صاحبان عوام و خواص کو بہت تاکید فرما رہے ہیں کہ گوشت کے بجائے سبزیاں، ترکاریاں زیادہ کھائی جائیں۔

کیمیاوی ہیئت: ڈاکٹر خالد نے لکھا کہ بھارت میں بمبئی کے محکمہ زراعت کے گزٹ کے مطابق اس میں تیل، بیروزہ لحمیات، مٹھاس پائے جاتے ہیں۔ تازہ کدو میں ۸۹ء۵ فیصدی پانی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نِشاستہ[45] اور اَلبیومِن[46] (Albumin) کی طرح کے مرکبات ہیں۔ گول کدو کے بیجوں میں ہر سو گرام میں ۰۰۹ء۰ ملی گرام سنکھیا بھی ملتا ہے۔

ایک سو گرام کدو میں مندرجہ ذیل کیمیاوی عناصر اس ترتیب سے ملتے ہیں۔

PROTEINS	۰٫۶
FATS	---
CARBOHYDRATES	۳٫۴
CALORIES	۱۶
SODIUM	۱٫۳۰
POTASSIUM	۳۰۹
CALCIUM	۳۹
MAGNESIUM	۸٫۶
IRON	۰٫۳
COPPER	۰٫۸۷
POSPHORUS	۱۹٫۴
SULPHER	۹٫۵
CHLORIDES	۳۶٫۱

(43) سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد , جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في أكله وذكر ما كولاته , الباب السادس فيما أكله صلى الله عليه وسلم من الخضراوات وما يلتحق بها , الأول في أكله صلى الله عليه وسلم البقل , دار الكتب العلمية بيروت لبنان , الطبعة الأولى . 1414 ه 1993 م .

(44) کیمیائے سعادت (مترجم) , ص 220 , پروگریسو بکس , اشاعت اول جون 1999ء

(45) (نباتیات) ایک سفید، بے ذائقہ، کثیر شکری مادّہ جو چھوٹے چھوٹے دانوں کی شکل میں بیجوں، پھلوں اور درختوں کے دوسرے حصوں میں پایا جاتا ہے یہ کاربوہائیڈریٹ مادّے سے معمور ہوتا ہے اور انسانی غذا کا اہم جزو ہے (Starch)

(46) بیج کے غلاف کے اندر کا سفید زُلالی مادّہ

حکومت برطانیہ کے تحقیقی ادارہ کے مطابق اس میں پانی کی مقدار ۹۴۔۸۱ فیصدی کے درمیان ہوتی ہے۔ مٹھاس ۲ء۷ فیصدی، نشاستہ ۰ء۷ فیصدی اور نائٹروجن والے عناصر ۰ء۱ فیصدی ہوتے ہیں اس میں Lutein بھی ملتے ہیں۔ بیجوں میں گلوکوسائیڈ کے ترشے پائے جاتے ہیں۔

جدید تحقیقات: کدو کی مختلف اقسام کو علم نباتات کے ماہرین نے اس کی شکل اور رنگت کے مطابق سفید کدو کو Cucurbita کہتے ہیں۔ سفید کی ایک قسم ہے جو دواسازی میں مستعمل ہے۔ سرخ کدو کو اصل میں صحیح کدو سمجھا جاتا ہے۔

بنگال، اترپردیش اور دکن میں کدو کی ایک قسم گھروں میں کاشت کی جاتی ہے۔ حکومت بمبئی کے محکمہ نے اسے گردوں سے پتھری نکالنے والا اور مدر البول قرار دیا ہے۔ اس کے بیجوں میں بھی تیل ہوتا ہے۔ مرہٹی میں اسے ترککڑی کہتے ہیں۔

بھارتی ماہرین نے کدو کے طبّی اثرات کے خلاصہ میں اسے پیٹ سے کیڑے نکالنے والا اور مدر البول قرار دیا ہے۔ مغز کدو کے دو بڑے چمچے شہد کے ساتھ دینے سے پیشاب کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔ کدو کا گودا خشک کر کے اس کا جوشاندہ بواسیر اور پھیپھڑوں سے آنے والے خون کی بہترین دوائی ہے۔

اطباء نے کدو کے چھلکے پیس کر روغن زیتون اور مہندی کے پتوں کے ہمراہ کھرل کرنے کے بعد ہلکی آنچ پر پانچ منٹ پکانے کے بعد ایسے مریضوں پر آزمایا جن کی بواسیر کا خون بند نہیں ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کدو پیس کر شہد ملا کر دن میں تین مرتبہ کھلایا گیا خون دو دن میں بند ہو گیا۔ ایک مریض کے پھیپھڑے ٹھیک ہونے کے باوجود تھوک میں خون آتا تھا کدو دینے سے ٹھیک ہو گیا۔ کدو کی ڈنڈی کا وہ حصہ جو پھل کے ساتھ ہوتا ہے اس کو کاٹ کر سکھا لیا جائے اگر کسی کو زہریلا کیڑا اور خاص طور پر ہزارپا (ہزار پیروں والا، کنکھجورا) کاٹ لے تو اس کو یہ شہد میں ملا کر بار بار چٹایا جائے اور اس کو لگایا جائے تو ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ہمارے تجربات میں کدو پیٹ کی تیزابیت میں بھی اکسیر پایا گیا۔ مریض کو خصوصی اہتمام کے بغیر کم مرچ کے ساتھ کئی دن تک کدو کا سالن کھلانے سے آنتوں کی جلن ٹھیک ہو گئی۔ اکثر میں تو مرض کی شدت میں پہلے روز سے ہی کمی آ گئی۔ [47]

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسندیدہ اشیاء کی عزت و تکریم کرنا اور اس کو محبوب رکھنا لازمی وضروری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کے مومن ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ ہم کو ماں باپ اور اولاد اور تمام جہاں سے زیادہ محبوب رکھے۔ محبوب تو وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر ادا کو محبوب رکھا جائے۔

دورِ حاضرہ کا مسلمان: ہمارے دور کے اہل اسلام میں بے غیرتی اس لئے ہے کہ ایمان میں کمزوری آ گئی ہے کہ دشمنان مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور خدائے اولیاء سے نفرت کے بجائے دوستی اور یارانہ ہے۔ ورنہ ایمان کامل کا تقاضا یہی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر نسبت سے پیار کریں یہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ تھا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی پیاری بات بیان کی کہ اے کدو کی بیل! تو مجھے صرف اس لئے محبوب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے پسند فرماتے تھے۔

(47) طب نبوی اور جدید سائنس، ص 283، 284، 285، ناشر: خورشید بک ڈپو لکھنؤ، 2000ء۔

لہٰذا ہم مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ ہر اس چیز سے الفت و محبت رکھیں جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پسند فرمایا ہے یہی سنت صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان اور دین وایمان کا تقاضا ہے۔

اُویسی غفرلہٗ کو کھنے دیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے سورج سے زیادہ روشن فرمادیا ہے کہ گستاخانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کون ہیں۔ اکثر مسلمان بالخصوص اہلسنت نہ صرف عوام بلکہ علماء کرام و مشائخ عظام گستاخوں کو خوب جانتے ہیں لیکن اس کے باوجود گستاخوں سے یارانہ اور اہلسنت سے بغض وعداوت اور پھر ٹوکنے پر لڑائی جھگڑا۔ اسے فقیر بے غیرتی سے تعبیر کرتا ہے اور بے غیرت کا حشر جو ہوگا وہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم سب آنکھوں سے محشر میں دیکھ لیں گے۔

کدو کے پتوں کا جوشاندہ قبض کا آسان اور محفوظ علاج ہے۔

کدو کے پھل کو سرکہ میں کھرل کرکے پیروں پر لگانے اور اسی مَحلُول (Solution) کو کھانے سے پیروں کی جلن ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اطباء دہلی کڑوے کدو کو خشک کرکے جلا کر شہد میں ملا کر اس کی سلائی ایسے مریضوں کی آنکھوں میں لگاتے تھے جن کو رات کو ٹھیک سے نظر نہیں آتا۔

حکیم مفتی فضل الرحمن بخار اور سر میں جلن کے مریضوں کے جسم پر کدو کاٹ کر پھیرتے تھے اور بخار چند منٹوں میں کم ہو جاتا تھا۔ مفتی صاحب یرقان اور آنتوں کی جلن اور پرانے زُکام کے لئے کدو پر آٹا لیپ کرکے اسے گرم تنور میں کچھ دیر رکھتے تھے پھر اس کے پیندے میں سوراخ کرتے تو اس کا پانی نکل جاتا۔ یرقان میں یہ پانی شہد ملا کر پلایا جاتا اور پرانے زکام میں اس کے قطرے ناک میں ڈالے جاتے تھے۔

ہومیوپیتھک طریقۂ علاج: اس طریقہ علاج میں کدو کی خاص قسم کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ متلی اور قے کی بہترین دوائی ہے۔ حاملہ عورتوں کو حمل کے ابتدائی ایام میں صبح کی متلی (ابکائی) اور اِستِغراق کو روکنے کے لئے اکسیر ہے۔ زہریلی ادویہ سے پیدا ہونے والی سوزش اور متلی میں مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑے نکالنے کی محفوظ اور یقینی دوائی ہے۔[48] (طبِ نبوی اور جدید سائنس)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

---

(48) طب نبوی اور جدید سائنس، ص 286، ناشر: خورشید بک ڈپو لکھنؤ، 2000ء۔